

## عفریب

مین ہیٹن، نیویارک کا دل ہے۔ اور سینٹرل پارک مین ہیٹن کا قلب ہے۔ اس علاقے میں دنیا کی مہنگی ترین جائیداد قدم قدم پر بکھری نظر آتی ہے۔ تین چار ملین ڈالر جسے وہاں معمولی رقم سمجھا جاتا ہے۔ اس سے لے کر چار سو سے پانچ سو ملین ڈالر کے گھر اور اپارٹمنٹ موجود ہیں۔ نیویارک کے ارد گرد ہڈن دریا میں کشتی کا گائیڈ ٹور لیں تو امریکی فخر سے بتاتے ہیں کہ مین ہیٹن میں دنیا کی قیمتی ترین جائیدادیں موجود ہیں جنہیں عام آدمی خریدنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ ویسے خاص آدمی بھی شاید خریدنے کا تصور نہیں کر سکتا۔ یہ صرف اور صرف دنیا کے امیر ترین لوگوں کا مشغلہ ہے جس سے عام انسان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ سینٹرل پارک کے بالکل سامنے پلازہ اور اسی سطح کے تین ہوٹل موجود ہیں۔ یہ دنیا کے قدیم ترین ہوٹل ہیں۔ مگر جو بات ان کو ہوٹل انڈسٹری میں ممتاز کرتی ہے۔ وہ کمروں کے نرخ ہیں۔ گوگل پر جا کر پلازہ ہوٹل کے عام کمرے کا کرایہ باآسانی دیکھ سکتے ہیں۔ کم و بیش ہزار ڈالر سے شروع ہو کر یہ اٹھارہ بیس ہزار ڈالر یومیہ تک جاتے ہیں۔ اس ہوٹل میں ایسے پر تعیش کمرے بھی موجود ہیں جن میں ڈرائنگ روم، سٹڈی ڈائینگ روم اور حد درجہ آسائشیں موجود ہیں۔ خیر میرے جیسے مزدور لوگ تو پلازہ ہوٹل کو صرف باہر سے دیکھنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر پلازہ ہوٹل کے باہر ایک امریکی نژاد پاکستانی نے ایک ویڈیو کلپ پوسٹ کیا ہے۔ ویڈیو کلپ میں یہ صاحب جو خود کو پاکستانی کہہ کر متعارف کر رہا ہے، سنٹرل پارک کے سامنے کھڑا ہے۔ پلازہ ہوٹل تقریباً اس کے عقب میں نظر آتا ہے۔ بقول اس شخص کے، پاکستان کے وزیر اعظم اور ان کے ساتھی اس ہوٹل کے مہنگے ترین کمروں میں قیام پذیر ہیں۔ وزیر خارجہ بھی نزدیک ہی ایسے ہی ایک مہنگے ہوٹل میں مقیم ہیں۔ ان کمروں کا اوسط کرایہ اس شخص کے بقول چار سے پانچ ہزار ڈالر یومیہ ہے۔ اگر ہم حساب کریں تو وزیر اعظم اور ان کے وفد کا مکمل مالی خرچہ لاکھوں ڈالر بنتا ہے۔ سوشل میڈیا پر جو کچھ وائرل ہوتا ہے یا کرایا جاتا ہے، اس میں جھوٹ اور پراپیگنڈے کی ملاوٹ بہت زیادہ ہوتی ہے لہذا جس ویڈیو کلپ کا اوپر ذکر ہوا ہے اس کے مصدقہ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ پاکستان میں چونکہ سیاسی محاذ آرائی انتہائی خوفناک سطح پر پہنچ چکی ہے، اس محاذ آرائی میں سوشل میڈیا کو بطور ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے۔ عام سوشل میڈیا صارف یہاں وائرل ہونے والی ہر خبر اور ویڈیو پر بغیر سوچے سمجھے ایمان لے آتا ہے۔

وزیر اعظم اقوام متحدہ کے دورے پر اس نازک وقت میں تشریف لے گئے ہیں۔ جس وقت ملک کو سیلاب کی بدولت خوفناک قیامت کا سامنا ہے۔ جس میٹنگ میں وہ گئے ہیں۔ اس میں باآسانی ویڈیو لنک پر اسلام آباد سے شمولیت کی جاسکتی تھی کیونکہ مقصد میٹنگ میں شامل ہونے کے علاوہ دنیا کے امیر ممالک کے سربراہان کی نظروں میں آنا تھا۔ چلیے تسلیم کر لیجئے کہ امریکہ جانا حد درجہ ضروری تھا مگر یاد پڑتا ہے کہ ہمارے موجودہ وزیر اعظم تو ہمیشہ فرماتے تھے کہ وہ کبھی بھی سرکاری خرچہ پر بیرون ملک سفر نہیں کریں گے بلکہ اپنے گھر خاص سے خرچ کریں گے۔ ممکن ہے ایسا ہی ہوا ہو۔ ویسے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ ملک تو بنا ہی جعلی اشرافیہ کیلئے ہے۔ بھلا ہم کیوں معترض ہوں۔ ملک تو اس وقت بربادی اور موت کے شکنجہ میں ہے۔ اور بتایا یہی جا رہا ہے کہ وزیر اعظم امیر ممالک سے امداد لینے کیلئے سر بکفن ہیں۔ اس حساب سے تو وزیر اعظم کو سادگی اور کم خرچ کی ذاتی مثال قائم کرنی چاہیے تھی۔ انہیں یا تو اپنے کسی دوست کے گھر قیام پذیر ہونا چاہیے تھا۔ یا سو سے دو سو ڈالر والے ہوٹل میں باآسانی سما جانا چاہیے تھا۔

اگر میری یادداشت درست ہے جو کہ الحمد للہ مکمل درست ہے تو چند ماہ پہلے مذہبی جماعتوں نے فرانس کے متعلق ایک مضبوط ترین بیانیہ دیا تھا۔ جس میں فرانس کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ، فرانس سے سفارتی تعلقات کا خاتمہ اور کافر ملک سے ہر طرح کے معاملات کا خاتمہ کرنا تھا۔ اگر کسی کو یاد نہ ہو تو طالب علم تھوڑا عرصہ پہلے کی ویڈیو کلپ اور اخبار کے تراشے پیش کر سکتا ہے۔ تمام مذہبی جماعتیں غم و غصے کی بدولت لال پیلی ہو رہی تھیں۔ ہنگامہ اٹھا دیا گیا تھا۔ گاڑیاں، بسیں اور رکشے جلا کر اپنے جذبات کا اظہار پوری قوت سے کیا جا رہا تھا۔ مگر کسی نے یہ نہیں سوچا کہ یہ معاملات ایسے طے نہیں ہوتے، اب یہ مثبت پیش رفت ضروری ہو گئی ہے کہ موجودہ وزیر اعظم اور ان کا وفد تو فرانسیسی صدر سے ڈائلاگ کر رہا ہے۔ ان کے ساتھ خوش گوار ماحول میں ملاقاتیں جاری و ساری ہیں۔ تصاویر ٹی وی پر بھی موجود ہیں اور پرنٹ میڈیا پر بھی حاوی ہیں۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ کسی ایک حضرت صاحب نے ان ملاقاتوں کے متعلق ایک بھی منفی بات تک نہیں کی۔ ویسے طالب علم کی ادنیٰ فہم کے مطابق، مذہبی سیاسی جماعتیں ماضی قریب میں صرف ادنیٰ سیاست کر رہی تھیں۔ کیونکہ اب کرم فرماؤں نے آنکھیں بند کر لی ہیں۔ اس لئے حالات درست جا رہے ہیں۔ اس لئے ہر معاملہ بالکل درست ہے۔

اب آپ کی توجہ ایک اور نکتہ کی طرف مبذول کروانے کی جسارت کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعظم، گورنر، وزراء اعلیٰ کو سرکاری سطح پر جہاز استعمال کرنے کی قانونی اجازت ہے۔ مگر کوئی بھی ایسا بزرگ نہیں جس نے حکومتی وسائل پر اللے تللے نہ کیے ہوں۔ جب ملک میں سیلاب نے موت برپا کر دی ہوں۔ معیشت آخری دموں پر ہو، عام لوگوں کے لئے بجلی، پٹرول اور استعمال کی روزمرہ کی اشیاء آزار کا باعث ہوں۔ کیا بہتر نہ ہوتا کہ وزیر اعظم فرماتے کہ میرا وفد، سرکاری جہاز سے نہیں بلکہ عام کمرشل فلائٹ سے امریکہ جائے گا۔ کیا اس طرح سفر کرنے سے ہمارے اخراجات میں کمی نا برپا ہوتی۔ کیا اس طرح سفر کرنے سے قومی وقار میں اضافہ نہ ہوتا۔ یقین فرمائیے کہ سیلاب ہمارے ملک کے لئے کوئی مسئلہ نہیں۔ ہم اس سے نبرد آزما ہو سکتے تھے۔ اصل مسئلہ وہ چند سو خاندان ہیں جنہوں نے ملکی سیاست، معیشت اور سماج کو اڑدھے کی طرح جکڑ رکھا ہے۔ جب تک اس عفریت کا سر نہیں کچلا جائے گا۔ حالات مزید ابتر ہونگے!